کاروانِ حدیث
(۱۶)

عبدالرشید عراقی

امام ولی الدین خطیب تبریزیؒ

(م بعد ۷۳۷ھ)

امام ولی الدین خطیب کا تعلق آذربائیجان کے شہر تبریز سے تھا۔ اس لیے ان کے نام کا لاحقہ "تبریزی" ہوگیا۔ ان کے ایک ہی اُستاد شیخ علامہ حسین بن محمد بن عبداللہ طیبیؒ (م ۷۴۳ھ) کا نام معلوم ہوسکا ہے، جن کے ایما پر آپ نے مشکوٰۃ المصابیح مرتب کی، جس کی شرح خود طیبیؒ نے لکھی ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) طیبیؒ کے تذکرہ میں لکھتے ہیں :

اَمَرَ بعض تلامذتہ باختصار المصابیح علی طریقہ منہجًا لہ وسماہ بالمشکوٰۃ وشرح شرحًا حافلاً۔ [1]

(طیبیؒ نے اپنے ایک شاگرد کو امام بغوی کی مصابیح کو اسی نہج پر مختصر کرنے کا حکم دیا اور اس کا نام مشکوٰۃ رکھا اور اس کی ایک مبسوط شرح لکھی۔)

امام تبریزی شافعی المذہب تھے۔ علم وفضل میں بے مثال تھے۔ حقائق و دقائق کے بحرِ بیکراں تھے۔ ان کی وفات ۷۳۷ھ کے بعد ہوئی۔ اس لیے کہ آپ مشکوٰۃ المصابیح کی ترتیب و تالیف سے ۷۳۷ھ میں فارغ ہوئے۔

مشکوٰۃ المصابیح

یہ حدیث کی بڑی اہم اور مقبول کتابوں میں ہے۔ اور صحاح ستہ اور دوسری مستند کتابوں کا مجموعہ ہے۔ اس کتاب کی ترتیب و تالیف میں امام بغوی (م ۵۱۶ھ)

کی "مصابیح السنہ" پر اعتماد کیا گیا ہے۔ امام بغوی (م ۵۱۹ھ) نے مصابیح السنۃ میں سندیں حذف کر دی ہیں۔ مگر خطیب نے صحابہ کے نام بھی لکھے ہیں اور کتابوں کے حوالے بھی دیئے ہیں[۱]

مشکوٰۃ المصابیح کی اہمیت و مقبولیت کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ اس کی متعدد شرحیں، تعلیقات اور حواشی لکھے گئے اور فارسی، انگریزی اور اردو میں اس کے تراجم ہوئے۔

الاکمال فی اسماء الرجال : یہ رسالہ خود خطیب نے لکھا ہے اور اس میں انہوں نے مشکوٰۃ المصابیح کے رجال پر گفتگو کی ہے۔

الکاشف عن حقائق السنن : یہ خطیب تبریزی کے استاد علامہ طیبیؒ (م ۷۴۳ھ) کی شرح ہے۔ اور مشکوٰۃ المصابیح کی مقبولیت و اہمیت اور کیا ہو سکتی ہے، کہ شاگرد کی تصنیف کی استاد شرح کرے۔

حاشیہ سید شریف : علامہ سید شریف علی بن محمد بن علی جرجانی (م ۸۱۶ھ)

ہدایۃ الرواۃ الی تخریج المصابیح والمشکوٰۃ : یہ حافظ ابنِ حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) کی تصنیف ہے۔ اس میں مصابیح اور مشکوٰۃ کی حدیثوں کی تخریج کی گئی ہے۔

شرح منہاج المشکوٰۃ : علامہ عبدالعزیز بن محمد بن عبدالعزیز الہری (م ۸۹۵ھ)

فتح الالہ فی شرح المشکوٰۃ : علامہ شہاب الدین احمد بن محمد بن محمد بن علی بن حجر ہیثمی الشافعی (م ۹۷۴ھ)

مرقاۃ المفاتیح : شیخ نورالدین علی بن سلطان بن محمد المعروف ملا علی قاری (م ۱۰۱۴ھ)۔ یہ شرح چار جلدوں میں ہے۔ اس شرح کے بارے میں ملا علی قاری لکھتے ہیں :

> "چونکہ مشکوٰۃ المصابیح احادیثِ نبوی کی ایک جامع کتاب ہے، اس لیے مجھ کو اس کے مطالعہ کا شوق ہوا اور میں نے حرم کے شیوخ سے اس کو پڑھا۔ مگر ان لوگوں کے پاس کوئی صحیح اور مستند نسخہ نہ تھا اور

شارحین نے محض لوٹوں کو ضبط کیا تھا۔ اس لیے میں نے مختلف نسخوں سے مقابلہ و تصحیح کرکے ایک صحیح نسخہ تیار کیا۔ اور پھر ایک لطیف شرح لکھی۔ اس میں الفاظ کو بھی ضبط کیا گیا ہے اور روایات کی فنی بحث و تحقیق کرکے ان کے معانی و مطالب کی تشریح بھی کی گئی ہے"[3]

لمعات التنقیح : حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ)
یہ عربی زبان میں ہے اور دو جلدوں میں ہے۔ حضرت محدث دہلوی نے یہ شرح بڑی تحقیق و تدقیق سے لکھی ہے اور یہ شرح بہترین علمی و تحقیقی اور جامع معلومات کا مجموعہ ہے۔ اس میں لغوی، نحوی اور فقہی مسائل کو بڑی خوبی سے حل کیا گیا ہے۔ شروع میں ایک مقدمہ ہے، جس میں اصول حدیث کے مباحث پر سیر حاصل تبصرہ کیا گیا ہے[4]۔

اشعۃ اللمعات : یہ حضرت شاہ عبدالحق دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) ہی کی فارسی شرح ہے اور چار جلدوں میں ہے۔ اس کو بھی بڑی شہرت و مقبولیت حاصل ہوئی۔ اس کے شروع میں بھی محدث دہلوی نے ایک علمی مقدمہ تحریر کیا ہے، جس میں فن حدیث اور اس کے مصطلحات اور مقتدر ائمہ حدیث کا مختصر تذکرہ لکھا ہے[5]۔

تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث المشکوٰۃ (عربی) یہ مشکوٰۃ کا مختصر حاشیہ ہے۔ اس کو مولانا سید احمد حسن دہلوی (م ۱۳۳۸ھ) صاحب تفسیر احسن التفاسیر نے لکھا ہے۔ یہ چار جلدوں میں ہے۔ اس کا ابتدائی نصف ۱۳۲۵ھ میں مطبع انصاری دہلی سے شائع ہوا۔ تیسری جلد مشہور اہلحدیث عالم مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی (م ۱۹۸۷ء) کی تحقیق و تنقیح سے ۱۹۸۶ء میں لاہور سے شائع ہوئی۔ چوتھی جلد زیر طبع ہے۔

مشکوٰۃ مع حاشیہ و تعلیق : ۱۳۸۰ھ میں ابوبکر شادیش نے علامہ ناصر الدین البانی کے حواشی و تعلیقات کے ساتھ دمشق سے شائع کیا ہے۔

مرعاۃ المفاتیح : مولانا ابوالحسن عبیداللہ رحمانی مبارک پوری دام مجدہٗ کی شرح ہے۔ اس کی اب تک ۷ جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ یہ شرح ہر لحاظ سے مفید اور بہترین معلومات

کا مجموعہ ہے۔ شروع میں ایک علمی مقدمہ ہے، جس میں اصولِ حدیث پر عالمانہ گفتگو کی گئی ہے۔

مظاہرِ حق اردو: یہ اردو میں مشکوٰۃ کا ترجمہ اور شرح ہے۔ یہ مولانا نواب قطب الدین دہلوی (م ۱۲۱۹ھ) کی تصنیف ہے۔ اس کے شروع میں اصولِ حدیث کے مسائل و مباحث پر ایک مقدمہ بھی ہے۔

التعلیق الصبیح علیٰ مشکوٰۃ المصابیح: سات مجلدات پر مشتمل مشکوٰۃ کی یہ شرح مولانا محمد ادریس کاندھلوی (م ۱۳۹۴ھ) نے بزبان عربی تحریر کی ہے، جسے مکتبہ عثمانیہ، جامعہ اشرفیہ لاہور نے شائع کیا ہے۔

علمائے اہلحدیث: علمائے اہلحدیث میں عربی زبان میں مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی (م ۱۴۰۵ھ) نے کتاب العلم تک مشکوٰۃ کی شرح لکھی۔ اور اردو زبان میں مولانا حافظ عبداللہ امرتسری روپڑی (م ۱۳۸۴ھ)، مولانا عبدالسلام بستوی (م ۱۳۹۴ھ) اور شیخ الحدیث مولانا محمد اسمٰعیل السلفی (م ۱۳۸۷ھ) اور مولانا سیّد عبدالاول غزنوی (م ۱۳۳۱ھ) نے مشکوٰۃ المصابیح کی شرح لکھی[6]

---

[1] ابن حجر، الدرر الکامنۃ ج ۲ ص ۶۹۔ [2] خطیب تبریزی، مقدمہ مشکوٰۃ۔

[3] ملّا علی قاری، مقدمہ مرقاۃ

[4] نواب صدیق حسن خان، اتحاف النبلاء، ص ۱۴۹

[5] خلیق احمد نظامی، حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی، ص ۱۷۰

[6] ابو یحییٰ امام خان نوشہروی، ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات ص ۴۶

قرآن حکیم کی مقدس آیات اور احادیث نبوی آپ کی دینی معلومات میں اضافے اور تبلیغ کے لیے اشاعت کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے۔ لہٰذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔